ماہنامہ
انصار اللہ
قادیان
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)
مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان
اکتوبر 2024ء

مؤرخہ 30 ستمبر 2024ء کو سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان کے افتتاح کے موقع پر احاطہ ایوان انصار میں لوائے انصار اللہ لہرانے کے بعد اجتماعی دعا کرواتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 2؍اکتوبر 2024ء کو بمقام مسجد انوار منعقدہ اختتامی اجلاس سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان کی صدارت فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 2؍اکتوبر 2024ء کو بمقام مسجد انوار منعقدہ اختتامی تقریب سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان کے موقع پر انعامات تقسیم کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 2؍اکتوبر 2024ء کو بمقام مسجد انوار منعقدہ اختتامی تقریب سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان کے موقع پر معزز مہمانانِ کرام وحاضر اراکین مجلس انصار اللہ قادیان کا ایک منظر

مؤرخہ 13 ستمبر 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس مجلس انصااللہ
ضلع بھدرک (اڈیشہ) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم ایم ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 21 جولائی 2024ء کو منعقدہ سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصاراللہ
ضلع محبوب نگر (تلنگانہ) کے موقع پر عہد انصاراللہ دہراتے ہوئے
مکرم بی انور احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع محبوب نگر

مؤرخہ 21 ستمبر 2024ء کو منعقدہ تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ
بانڈی پورہ، ترکہ پورہ (کشمیر) کے موقع پر مکرم طاہر احمد بیگ صاحب
معاون صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 29 ستمبر 2024ء کو منعقدہ تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ
سری نگر (صوبہ کشمیر) کے اختتام پر مکرم طاہر احمد بیگ صاحب
معاون صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 08 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ ضلع ایسٹ سنگھ بوھم (جھارکھنڈ) کے اختتامی
اجلاس کے موقع پر تقسیم انعامات کا ایک منظر

مؤرخہ 15 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ ضلع بھاگلپور (صوبہ بہار) کے اختتام پر
تمام حاضرین کا ایک گروپ فوٹو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

ماہنامہ
انصار اللہ
قادیان
مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | اخاء 1403 ہجری شمسی۔اکتوبر 2024ء | شمارہ:10

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے مجلس انصاراللہ کینیڈا	11
قرآن مجید اور دورِ حاضر (دجال یاجوج ماجوج کی کارروائیوں اور ایٹمی جنگوں کی بابت پیشگوئیوں کی روشنی میں)	12
غیروں میں رشتہ کرنے کے شدید نقصانات	19
افضال خداوندی	23
100 سو سال قبل اکتوبر 1924ء	25
اخبار مجالس	26

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت
ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر
عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ-/250روپے۔فی پرچہ-/50روپے

آن لائن ایڈیشن:مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹرو پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سالانہ اجتماعات کا حقیقی مقصد۔حصولِ دین

قوم میں بیداری پیدا کرنے کیلئے مختلف اوقات میں افرادِ قوم کوجمع کرنا ضروری ہوتا ہے۔جس کی بہترین مثال باجماعت نماز ہے۔احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کے ہر طبقہ کو سال میں کئی بار اس قسم کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہمیشہ ایسی مجالس کی تلاش رہنی چاہئے جہاں سے امن وسکون اور سلامتی ملتی ہو...حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ہم نشیں کیسے ہوں۔کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ’’مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهٗ وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهٗ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهٗ‘‘ یعنی ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(ترغیب)....تو ایسی نیک مجالس ہیں جو سلامتی کی مجلسیں ہیں۔ان میں عام گھریلو مجالس، اجتماعات، اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اس میں ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی وجہ سے اس قسم کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔‘‘(خطبہ جمعہ 16 جولائی2004ء)

اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ مجلس انصار اللہ میں سالانہ اجتماعات کے سلسلہ کا آغاز کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’غالباً مجلس انصار اللہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہے...پس اگر جانوروں اور پرندوں کے رنگ پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے بدل جاتے ہیں تو انسان کے رنگ جن میں دماغی قابلیت بھی ہوتی ہے پاس کے لوگوں کو کیوں نہیں بدل سکتے، خدا تعالیٰ نے اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اگر تم اپنے اندر تقویٰ کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا گر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تاکہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہو جائے جو اس میں پایا جاتا ہے۔ پس جماعت کی تنظیم اور جماعت کے اندر دینی روح کے قیام اور اس روح کو زندہ رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایہ کی اصلاح کی کوشش کرے کیونکہ ہمسایہ کی اصلاح میں اس کی اپنی اصلاح ہے۔ہر شخص جو اپنے آپ کو اس سے مستغنی سمجھتا ہے وہ اپنی روحانی ترقی کے راستہ میں خود روک بنتا ہے۔ بڑے سے بڑا انسان بھی مزید روحانی ترقی کا محتاج ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل 6 اگست1945ء ص1,2)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سالانہ اجتماعات کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اجتماعات کا مقصد خالصۃً دینی ہے اور اگرچہ کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔عام علمی مقابلے بھی ہوتے ہیں لیکن آخری مقصد ومنتہاء دین ہی ہے۔‘‘(احمدیہ بلیٹن ہالینڈ شمارہ نمبر2 جولائی 1987ء)

ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ اجتماعات کا ایک اہم حصہ علمی مقابلے ہیں۔ یہ مقابلے کیوں منعقد کیے جاتے ہیں اور اس کے پیچھے کارفرما حکمت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’علمی مقابلے ہیں۔وہ بھی اسی لیے کیے جاتے ہیں کہ آپ کے ذہنوں میں علم کی جاگ لگائی جائے۔قرآن کریم میں سے مختلف مقابلے کروا کر آپ کو اس روحانی مائدے سے یہ روحانی غذا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اتاری ہے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اُس پر غور کریں اور اس کے علم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔‘‘(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 52)

مختلف علمی، ورزشی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں کا اہتمام، تینوں دن خصوصی دروس اور تربیتی سیشن وغیرہ منعقد ہوتے ہیں۔ جن سے انصار کے علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ تربیت اور روحانیت میں ترقی کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقامی، ضلعی اور مرکزی سالانہ اجتماع کے روحانی مقاصد سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

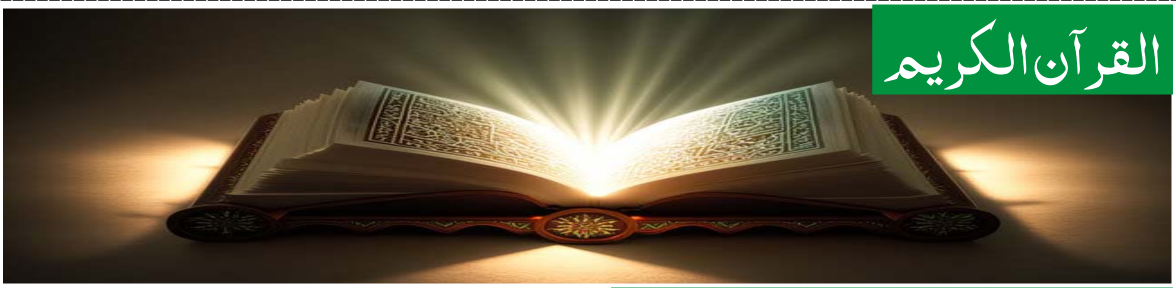

القرآن الکریم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَـكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِى الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَـكُمۡ‌ۚ وَاِذَا قِيۡلَ انْشُزُوۡا فَانْشُزُوۡا يَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ۙ وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ○

(سورۃ المجادلہ:12)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کردیا کرو تو کھلی کردیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

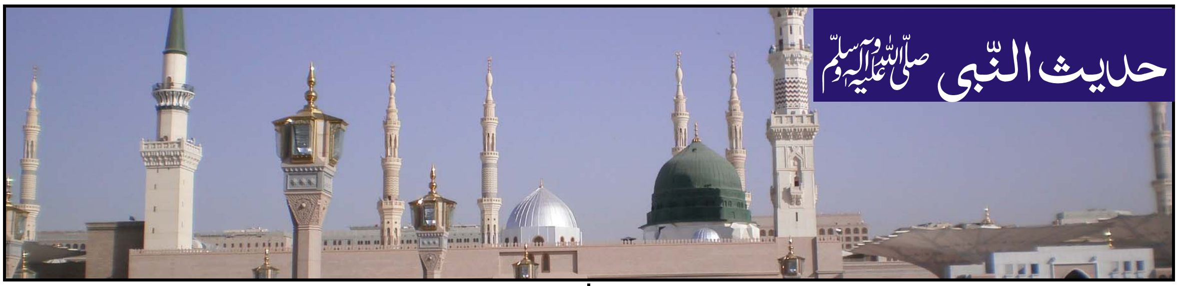

حدیث النّبی ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْتَعُوْا فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الذِّكْرِ قَالَ اغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَاذْكُرُوْا مَنْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَتَهٗ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ تَعَالٰى عِنْدَهٗ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ اَنْزَلَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ۔

(قشیریہ باب الذکر صفحہ ۱۱۱)

ترجمہ: حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ”اے لوگو! جنّت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو“ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جنّت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”ذکر کی مجالس جنّت کے باغ ہیں۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصوّر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگوں کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں......دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض لِلّٰہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے باتیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ انخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے۔ ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394 تا 395)

گزارشات
از صدر مجلس

نماز ہی عبادت کا مغز ہے

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جنّ وانس کی پیدائش کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔عبادت چند ظاہری حرکات کا نام نہیں ہے بلکہ ان تمام ظاہری اور باطنی کوششوں کا نام ہے جو انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنا دیتی ہے۔کیونکہ عَبْد کے معنی اصل میں کسی نقش کے قبول کرنے اور پورے طور پر اس کے منشاء کے ماتحت چلنے کے ہوتے ہیں۔نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ نماز میں بھی سجدے کی حالت میں بندہ خدا کے سب سے قریب ہوتا ہے۔اس لئے کسی بھی حالت میں پنجوقتہ نماز کی ادائیگی میں سستی مناسب نہیں۔اللہ تعالیٰ صحابہؓ کے بارے میں فرماتا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ (النور:38) یعنی ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر ان کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور اُن کے کان خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔جونہی اُن کے کانوں میں مؤذن کی آواز آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر اپنی زراعت کو چھوڑ کر اور اپنی صنعت وحرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے مسجد میں حاضر ہوجاتے ہیں۔اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے نہ اٹھیں۔بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ فوراً بستر سے الگ ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔“

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 529 ایڈیشن 2023ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کا مقصد یوں بیان فرماتے ہیں۔

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔“

(لیکچر لاہور۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا   صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس قدر ذوق سے نماز ادا کرتے تھے کہ ایک صحابی (حضرت علیؓ) کے بدن سے نماز کی حالت میں تیر نکالا گیا۔حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم نزع کی حالت میں تھی کہ اذان ہوگئی تو آپؓ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیر کر اُسے سپرد خدا کر کے مسجد چلے گئے۔ بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا،اب فوت ہو چکی ہوگی۔اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے۔چنانچہ بعض دوسرے دوست بھی گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پا چکی تھی۔“

(اصحاب احمد جلد 5 حصہ سوم صفحہ 82، بحوالہ سیرت سید محمد سرور شاہ صاحب صفحہ 24)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”مسلمان بننا بہت مشکل کام ہے۔اور جو اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اس پر چلنا بہت مشکل ہے اس کے لیے بہت محنت کرنی پڑے گی۔اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیا تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنی بیعت کے حق کو بھی پورا کیا اور انصار اللہ ہونے کا حق بھی ادا کر دیا۔پس جب ہم نے اپنے آپ کو انصار اللہ کہا ہے اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ لگایا ہے تو پھر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے اور انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔“

(خلاصہ اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2024ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ اگست 2024ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 02/اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء اور افضالِ الٰہیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ! گذشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھاتا ہوا اختتام کو پہنچا۔ یہ تین دن بڑے برکتوں والے دن تھے، جنہوں نے اپنوں اور غیروں سب پر ایک مثبت اثر چھوڑا۔ بعض غیروں کے تاثرات بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے مَیں کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جلسے سے پہلے جلسے کے دوران اور جلسے کے بعد بھی انتظامات کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت عورتیں مَرد بچے ان سب کی ایسی خوبی ہے جس کی غیر بھی تعریف کرتے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔ جو یہ کارکنان اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے کر رہے ہوتے ہیں۔ جلسے کے تمام شعبہ جات کے کارکنان کا اس میں اہم حصہ ہے چاہے وہ داخلی راستوں، گیٹ، چیکنگ، پارکنگ، کھانا کھلانے، کھانا پکانے یا صفائی پر ہیں۔ بچوں کی ڈیوٹیاں پانی پلانے یا مختلف جگہوں پہ ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ ہر لحاظ سے ہر شعبہ بڑا فعال نظر آتا ہے اور شکریہ کا مستحق ہے۔ بہت سے لوگ اس بارے میں تعریفی کلمات کارکنان کے لیے کہتے ہیں، لکھ کے بھیجتے ہیں اور اپنے تاثرات بھی چھوڑ کے جاتے ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی شکر گزار ہیں کہ ہمیں ایم ٹی اے کے ذریعے سے جلسے کا پروگرام احسن رنگ میں پہنچا۔ پس ان سب کارکنان کا مَیں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سال برطانیہ کے کارکنان کے ساتھ ماریشس سے بھی پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خدام اور کارکنان آئے اور بڑا اچھا کام کیا۔ کینیڈا سے خدام آئے ہیں جو وائنڈ اپ میں مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ پریس اور میڈیا کی کوریج بھی اس سال بہت ہوئی ہے۔ ٹریفک کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہمسائے بھی خوش رہے۔

فرنچ گیانا سے اسماعیل صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسے کے دوران اُن کو بیعت کی توفیق بھی ملی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسی تقریب جہاں دنیا کی تمام بڑی زبانیں اور نسلیں جمع ہوں کبھی نہیں دیکھی۔ اس جلسے میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ اگر ہم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسیح موعودؑ کو امام الزمان نہ مانا تو ہم گمراہ ہو جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ آج اگر مسلمان متحد ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لیے یہی ہے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر خلافت کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جائیں۔

رپورٹ کی کوریج کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں یہ جلسہ اپنوں کے لیے تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی تعلیم کے سمجھنے اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بنا ہے۔ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پہنچانے کے لیے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 09/اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

جنگِ مریسیع کے حالات وواقعات کا بیان نیز دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسے سے پہلے کے خطبات میں جنگِ مریسیع کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ عبداللہ بن ابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق غلط باتیں کیں اور منافقانہ رویّہ اختیار کیا۔ جنگ کے اختتام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند دن تک مریسیع میں قیام فرمایا مگر اس قیام کے دوران منافقین کی طرف سے ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا جس سے قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچا لیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جہجاہ نامی مریسیع کے ایک چشمے پر پانی لینے گیا تو اتفاقاً اسی وقت ایک دوسرا شخص سنان نامی بھی، جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا وہاں پانی لینے پہنچا۔ یہ دونوں شخص جاہل اور عامی لوگوں میں سے تھے۔ چشمے پر یہ دونوں شخص آپس میں لڑ پڑے۔ جہجاہ نے سنان کو ایک ضرب لگا دی، سنان نے زور زور سے چلّانا شروع کر دیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کے لیے آؤ۔ جب جہجاہ نے یہ دیکھا تو اس نے بھی مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ جن انصار و مہاجرین کے کانوں میں یہ آواز پہنچی وہ تلواریں لے کر چشمے کی جانب لپکے اور دیکھتے دیکھتے وہاں اچھا خاصا مجمع ہو گیا۔ قریب تھا کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جاتے ایسے میں۔ بعض سمجھدار لوگوں نے مہاجرین اور انصار کو الگ الگ کروا کر صلح صفائی کروا دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اسے جاہلیت کا مظاہرہ قرار دیا اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔

جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سُلول کو اس واقعے کی اطلاع پہنچی تو اس نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو آنحضورؐ اور مسلمانوں کے خلاف خوب اُکسایا اور یہاں تک کہہ دیا کہ جب ہم مدینے جائیں گے تو عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو شہر سے باہر نکال دے گا۔ اُس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقمؓ وہاں موجود تھا اس نے یہ الفاظ سنے تو فوراً اپنے چچا کے ذریعے اس بات کی اطلاع آنحضورؐ کو پہنچائی۔ حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ سنے تو غصّے سے بھر گئے اور رسول اللہؐ سے عبداللہ بن ابی کے قتل کی اجازت چاہی۔ مگر حضورِ اکرمؐ نے نرمی کا ارشاد فرمایا اور عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ آنحضورؐ نے اُسی وقت کُوچ کا حکم دیا اور مسلمان لشکر روانہ ہو گیا۔ اس موقعے پر اُسید بن حضیرؓ نے آنحضورؐ سے فوری بے وقت کُوچ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے عبداللہ بن ابی کے الفاظ نہیں سنے۔ اُسید نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہؐ! آپ چاہیں تو مدینے پہنچ کر عبداللہ بن ابی کو شہر بدر کر سکتے ہیں۔ جب عبداللہ بن ابی کے بیٹے کو علم ہوا تو انہوں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپ مجھے حکم دیں تو مَیں فی الفور عبداللہ بن ابی کا سر آپؐ کی خدمت میں پیش کردوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہ مَیں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور نہ کسی کو ایسا حکم دیا ہے۔ ہم ضرور اس کے ساتھ حسنِ سُلوک کریں گے۔ اس سفر کے دوران رسول اللہؐ پر وحی نازل ہوئی جس میں زید بن ارقمؓ کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔

فرمایا اِس وقت مَیں بنگلہ دیش کے حالات کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حکومت کے خلاف وہاں فساد ہوا تھا، حکومت تو ختم ہو گئی مگر فساد جاری ہے، کل سے تھوڑی سی بہتری آئی ہے۔ ان حالات سے جماعت مخالف گروہ نے فائدہ اٹھا کر احمدیوں کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ ہماری بعض مساجد میں توڑ پھوڑ کی گئی، اور انہیں جلایا گیا۔ جامعہ احمدیہ اور جماعتی عمارات کو نقصان پہنچایا گیا۔ کئی احمدی زخمی ہوئے ہیں ان کے گھروں کو جلایا گیا ہے، نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم یہ سب برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے اور احمدیوں کو اپنی امان میں رکھے۔ مخالفین کی پکڑ فرمائے۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں۔ آخر پر حضورِانور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 16 / اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بنومصطلق کے حوالے سے واقعہ افک کا بیان نیز دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ کچھ خطبات سے غزوہ بنو مصطلق کا ذکر ہو رہا تھا، جس کی مزید تفصیل میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ بنومصطلق سے واپسی پر جب آنحضرتؐ نقیع مقام سے گزرے تو وہاں بہت کشادگی، گھاس اور بہت سے تالاب دیکھے۔ آپؐ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ گرمیوں میں اس تالاب کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو کنواں کھودنے اور اس مقام کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا اور حضرت بلال بن حارث المزنیؓ کو نگران مقرر فرمایا۔ آپؐ نے اُنہیں فرمایا کہ طلوع فجر کے وقت ایک پہاڑ پر ایک شخص کو کھڑا کرو اور جہاں تک اُس کی آواز جائے وہاں تک مسلمانوں کے جہاد والے اونٹوں اور گھوڑوں کے لیے چراگاہ بناؤ۔ آپؐ نے کمزور مرد و عورت اور غریب لوگوں کو اس چراگاہ میں اپنی بھیڑ بکریاں چرانے کی اجازت بھی دی۔ یہ چراگاہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت تک برقرار رہی اور بعد ازاں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے جگہ تبدیل ہوگئی۔

رسول اللہؐ صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اُن میں کھیل کے ایسے مقابلے کرواتے رہتے جن میں شجاعت، جوانمردی، ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا۔ چنانچہ غزوہ بنومصطلق سے واپسی پر نقیع کے مقام پر آپؐ نے صحابہؓ کے درمیان گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔ آپؐ کی اونٹنی قصواء سب اونٹوں سے آگے نکل گئی اور آپؐ کا گھوڑا ظرب بھی سب گھوڑوں سے آگے نکل گیا۔ اسی جگہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے بھی دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس مقابلے میں آپؐ اُن سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ یہ اُس دفعہ کا بدلہ ہے جب تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں۔ اس جملے میں آپؐ نے گذشتہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جب آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے ہاتھ میں کوئی چیز دیکھی اور آپؐ کے مانگنے پر انہوں نے انکار کر کے بھاگنا شروع کیا۔ آپؐ بھی اُن کی طرف دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آئیں اور آگے نکل گئیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو گھر کو خوشگوار بنانے کے لیے کیا کرتے تھے۔

ہر کام میں آپؐ نے ہمارے سامنے اپنا اُسوہ قائم فرمایا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے بھی اُسوہ ہے جو اپنی بیویوں پر بڑی سختیاں کرتے ہیں۔ آج کل کے لوگوں کے لیے بھی یہ نمونہ ہے۔ عورتوں کے ساتھ یہ حسن سلوک اسلام نے سکھایا جس کا نمونہ آنحضرتؐ نے قائم فرمایا۔ اس سفر میں واقعہ افک کا ذکر بھی ملتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور نیند حرام ہوگئی۔ اسی حالت میں آپؐ میرے پاس تشریف لائے۔ تشہد پڑھا اور فرمایا کہ اے عائشہؓ! دیکھو تمہارے متعلق مجھے یہ یہ بات پہنچی ہے سو اگر تم بے گناہ ہو تو مجھے امید ہے کہ خدا ضرور تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو خدا سے مغفرت مانگو کیونکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُس پر رحم فرماتا ہے۔

میں نے اپنے والدین سے کہا کہ آپ رسول اللہؐ کو اس بات کا جواب دیں۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کیا جواب دیں۔ تب میں نے آپؐ سے کہا کہ مجھے تو اپنا معاملہ یوسفؑ کے باپ کا سا نظر آتا ہے جس نے کہا تھا کہ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ‌ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) اور اللہ ہی ہے جس سے اس (بات) پر مدد مانگی جائے جو تم بیان کرتے ہو۔ پس میرے لیے بھی صبر ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور جلد میری بریّت فرمائے گا۔ پھر ابھی آپؐ اُٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ آپؐ پر وحی کی حالت نازل ہوگئی اور آپؐ نے اس حالت کے بعد مسکراتے ہوئے فرمایا کہ عائشہؓ! خدا نے تمہاری بریّت ظاہر فرما دی ہے۔

حضور انور نے آخر میں بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطین کے مظلوموں اور مسلم امّہ کے لیے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 23 راگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء۔ بعض دعاؤں کے وِرد کی خصوصی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ آج جلسہ سالانہ جرمنی شروع ہورہا ہے۔ اس وقت جرمنی کی جماعت مجھے وہاں جلسے میں دیکھنا چاہتی تھی لیکن انسان کے ساتھ بشری تقاضے بھی لگے ہوئے ہیں، صحت وغیرہ بھی اس کا ایک حصّہ ہے۔ اس وجہ سے ڈاکٹر کے مشورے سے آخری وقت میں جرمنی کے سفر کو ملتوی کرنا پڑا اور یہی طے ہوا کہ یہیں سے جرمنی جلسے کے پروگراموں میں شامل ہوا جائے اور یہیں سے جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں سے مخاطب ہوا جائے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہوگا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے کی ایجادوں میں اس نے رابطے کے ذرائع عطا فرمائے ہیں۔ بہت سے لوگ جو ملاقات چاہتے تھے اس کے سامان اللہ تعالیٰ پھر کسی وقت فرمادے گا۔ اس مرتبہ بنے بنائے ہالوں کے اندر جلسے کی بجائے کھلی جگہ پر جلسے کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ کی تیاری کے لیے انتظامیہ کو زیادہ محنت بھی کرنی پڑے گی اور مہمانوں اور انتظامیہ دونوں کو کچھ دقّتوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ لیکن ان مشکلات کو برداشت کرنا اور جلسے میں شمولیت کے مقصد کو پورا کرنا شاملین اور انتظامیہ دونوں کا مقصد ہونا چاہیے۔ مشکلات پر شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ آہستہ آہستہ یہ انتظام بہتر ہوجائے گا۔ برطانیہ میں بھی شروع میں زیادہ مشکلات ہوتی تھیں، اور اب بھی ہیں تاہم اب انتظام بہت بہتر ہوگیا ہے۔

تمام ڈیوٹی کرنے والے کارکنان کو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لیے حتی المقدور خدمت کے جذبے سے کام کریں۔ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں، ہر شعبے کا کارکن ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ مہمانوں سے پیش آئے۔ دعائیں کرتے ہوئے کام کریں۔ اس جذبے سے کام کریں کہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بلانے پر آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور جو چاہے حالات ہوجائیں ہم نے اپنے اخلاق کے معیار بلند رکھنے ہیں اور خدمت کرتے چلے جانا ہے۔ مہمان بھی جلسے کے مقصد کو یاد رکھیں، اور ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے ان تین دنوں میں جلسے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھیں۔

اس ارادے اور نیّت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ آپس میں پیار، محبت اور تعلق کو بڑھانا ہے۔ رنجشوں کو دُور کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ ہر قسم کی لغویات سے خود کو بچانا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہوگئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ اور طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی تھی اُسے دوبارہ قائم کرے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کیونکہ یہ جلسہ شعائر اللہ میں شامل ہے اور اس جلسے میں شمولیت کا ایک مقصد حضرت مسیح موعودؑ نے روحانیت میں ترقی کا حصول بتایا ہے اور اس کا ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت اور ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ذکرِ الٰہی کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارا ذکر کرے گا۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا ذکر اس کا آقا، اس کا مالک، اس کو پیدا کرنے والا کرے۔ اسی حوالے سے مَیں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دوسَو دفعہ یہ درود شریف سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوادیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ کا بھی ورد کریں۔ اگر یہ کرو گے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہوجاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکے گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 30 / اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے
واقعہ افک کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ کے بعض پہلوؤں کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ جرمنی سے پہلے کے خطبات میں سیرت آنحضرتؐ کے حوالہ سے ذکر ہو رہا تھا جس میں حضرت عائشہؓ کے واقعہ اِفک کا بھی ذکر تھا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں داخل کر رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار، دعا اور صدقے سے ٹال دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہؓ کی نسبت منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ جو تہمت لگائی تھی اس تذکرے میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔

ایک صحابی ایسے تھے جو حضرت ابوبکرؓ کے گھر سے دو وقت کی روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسن اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اُس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلقوا باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلّف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہوگی مگر ترک وعید پر نہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیینؐ میں واقعہ افک بخاری کی روایت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں یہ روایت ساری روایتوں سے مفصل اور مربوط ہے۔ اس روایت سے آنحضرتؐ کی خانگی زندگی پر ایک ایسی بصیرت افزا روشنی پڑتی ہے جسے کوئی مؤرخ نظر انداز نہیں کر سکتا اور صحت کے لحاظ سے بھی یہ روایت ایسے اعلیٰ ترین مقام پر واقع ہوئی ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں سمجھی جا سکتی۔ اب غور کا مقام ہے کہ یہ کس قدر خطرناک فتنہ تھا جو منافقین کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔

اس میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانی اسلامؐ کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھا اور منافقین نے اس گندے اور کمینے پراپیگنڈا کو اس طرح پر چرچا دیا تھا کہ بعض سادہ لوح لوگ مگر سچے مسلمان بھی ان کے دامن تزویر میں الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔ ان لوگوں میں حسان بن ثابتؓ، حمنہ بنت جحش اور مسطح بن اثاثہ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے مگر حضرت عائشہؓ کا یہ کمال اخلاق ہے کہ انہوں نے ان سب کو معاف کر دیا اور ان کی طرف سے اپنے دل میں کوئی رنجش نہیں رکھی۔

حضرت عائشہؓ حضرت حسان بن ثابتؓ سے بڑی کشادہ پیشانی سے ملتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ حسانؓ آنحضرتؐ کی تائید میں اور کفار کے خلاف شعر کہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں ایک شعر کہا۔ میور صاحب کی عربی دانی یا تعصب ملاحظہ کریں کہ اس نے بالکل غلط اور خلاف قواعد معنی کر کے لکھے لیکن میور صاحب نے حضرت عائشہؓ کی معصومیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عائشہؓ کی قبل اور بعد کی زندگی بتاتی ہے کہ وہ اتہام سے بَری تھیں۔

بعد ازاں حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے فرمایا کہ شامل ہونے والوں میں جو غیر شامل ہوئے تھے یا جو لوگ پہلی مرتبہ آئے تھے انہوں نے بڑے مثبت تاثرات اور بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا اور خبروں کے ذریعہ سے کئی ملین لوگوں تک احمدیت اور اسلام کا پیغام بھی پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اور دُور رس نتائج پیدا فرمائے۔ دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔

★...★...★

”آپ جماعت کے وہ ستون ہیں جن پر ہماری جماعت کی آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے“

پیغام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع 37ویں سالانہ نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ کینیڈا 2024ء

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے مجلس انصاراللہ کینیڈا کے سالانہ نیشنل اجتماع کے لئے پیغام کی درخواست کی تھی۔ اس موقع پر میں آپ سب انصار کو کچھ اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ مجلس انصار اللہ کے اراکین کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ آپ جماعت کے وہ ستون ہیں جن پر ہماری جماعت کی آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس آپ کو چاہیے کہ اس حکم کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز وہ دعا ہے جو جوش اور درد سے مانگی جاتی ہے۔ اپنی نمازوں میں اسی جذبے کو پیدا کریں تا کہ آپ کی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں۔

دوسری اہم ذمہ داری اپنی اولاد کی تربیت ہے۔ اس دور میں جہاں ہر طرف کفر والحاد پھیلا ہوا ہے آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے رکھیں۔ انہیں دین کی صحیح تعلیم دیں اور ان کے سامنے اپنے اعلیٰ اخلاق نمونے قائم کریں۔ آپ اپنے گھروں کے نگران ہیں اور اپنی اولادوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ اس لیے آپ کا فرض ہے کہ ان میں نمازوں کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کی عادت ڈالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جماعت کا مقصد حقیقی معرفت اور تقویٰ کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے ماحول میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں۔

پھر انصاراللہ پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اشاعت اسلام کا فریضہ نبھائیں۔ اپنے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کریں اور اعلائے کلمۃ اللہ کی فکر میں رہیں۔ یہ ذمہ داریاں آسان نہیں ہیں۔ ان پر عمل کے لئے آپ کو مسلسل کوشش اور محنت اور دعا کرنی ہوگی۔ اور اگر آپ مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد فرمائے گا۔ اس لئے اس اجتماع سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھائیں گے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علمی، دینی اور روحانی معیاروں کو بلند کرے۔ اللہ آپ کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین

تمام شرکاء کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔

۞۞۞

(بشکریہ: الفضل انٹرنیشنل 9/اکتوبر 2024ء صفحہ 8)

محترم حافظ صالح محمد الہ دین
صاحب مرحوم
سابق صدر شعبہ فلکیات
عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن

قرآن مجید اور دورِ حاضر

قسط۔1

(دجال یاجوج ماجوج کی کاروائیوں اور ایٹمی جنگوں کی بابت پیشگوئیوں کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور ہر ایک چیز کا تفصیلی علم اسے حاصل ہے۔ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو بھی علم انسان حاصل کرتا ہے خواہ وہ علم روحانی امور کے بارے میں ہو یا جسمانی امور کے بارے میں۔ خواہ وہ علم الہام کے ذریعہ سے حاصل ہو یا سائنس کی تحقیقات کے ذریعہ بغیر الہام کی مدد کے حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرۃ:256)

یعنی وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اللہ تعالیٰ کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے علم کا زبردست ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ ایسے علوم دنیا میں ظاہر کرتا ہے جن سے اُس وقت کی دنیا ناواقف ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پہلی وحی میں ہی فرماتا ہے کہ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق:6) یعنی انسان کو وہ کچھ سکھاتا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید آج سے 1400 سال پہلے نازل ہوا۔ قرآن مجید میں بہت سی ایسی باتیں مذکور ہیں جن کا انکشاف بعد میں ہوا ہے۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی عظیم الشان کتاب Revelation Rationality, Knowledge & Truth (Islam International Publication 1998) میں قرآن مجید کی ایسی کئی ایمان افروز باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ خاکسار اپنی تقریر میں دورِ حاضر (یعنی موجودہ زمانے) کی بعض باتوں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (الجن:27، 28) یعنی غیب کا جاننے والا وہی ہے (یعنی اللہ ہی ہے) اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لیے پسند کر لیتا ہے۔ یعنی وہ اس کو کثرت سے علوم غیبیہ بخشتا ہے۔

اس آیت کی تشریح میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی مذکورہ کتاب کے صفحہ 275 اور 276 پر تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نبی کے سوا کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا کشف اور الہام نہیں ہوتا۔ بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے سوا کسی دوسرے کو غیب کے علم پر غالب نہیں کرتا ہے۔ ایک نبی کو جو علم غیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے وہ ایسے کمال کا ہوتا ہے کہ نبی کے علم غیب میں اور دوسرے نیک لوگوں کے علم غیب میں اس قدر نمایاں فرق ہوتا ہے کہ ایک نبی کو دوسرے تمام لوگوں پر غیر معمولی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ نبی کو جو علم غیب عطا کیا جاتا ہے وہ زیادہ تر روحانی امور اور مرنے کے بعد کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے لیکن Incidently یعنی ضمناً دنیاوی امور کے بارے میں بھی علم غیب دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو نبیوں کے سردار تھے۔ آپ کو جو علم غیب اللہ تعالیٰ نے دیا وہ بے نظیر ہے۔

تاریکی کے زمانے کے بارہ میں پیش گوئی:

جس طرح جسمانی زندگی میں دن کے بعد رات آتی ہے اور رات کے بعد دن آتا ہے اسی طرح روحانی زندگی میں بھی دن اور رات کا سلسلہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا رسول دنیا میں آتا ہے تو روحانی تاریکی دور ہو جاتی ہے اور لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ پھر ایک عرصہ گزرنے کے بعد لوگ خدا سے دور ہو جاتے ہیں اور دوبارہ تاریکی ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عظیم الشان روشنی کا زمانہ آیا تھا لیکن قرآن مجید نے بتایا تھا کہ ایک زمانہ کے بعد پھر تاریکی آجائے گی جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (السجدة:6، 7)

ترجمہ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دنیا میں گنتی کرتے ہو چڑھنا شروع کرے گا۔ یہ غیب اور حاضر کا جاننے والا خدا ہے جو غالب (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہزار سال تک مسلمان دنیا میں کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت کا بہترین دَور میری صدی ہے پھر اس کے بعد کی صدی کے لوگ اور پھر ان کے بعد کے لوگ۔ گویا آغازِ اسلام کی تین صدیاں خیر و برکت والی ہیں۔ اس کے بعد دین آسمان پر چڑھ جانے والا ہے۔ ان تین صدیوں میں ایک ہزار سال تنزل کے ملا دیں تو 1300 سال بنتے ہیں۔ اس کے بعد امام مہدی و مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا جائے گا تو وہ وہاں سے بھی اسے واپس لے آئیں گے۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔

دجال کے متعلق پیشگوئی:

آخری زمانہ میں دو وُجودوں کے ظہور کا ذکر خاص طور پر حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دجال کا اور دوسرے یاجوج ماجوج کا۔

دجال کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے ہوشیار نہ کیا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ہوشیار کیا اور میں بھی اس کی خبر دیتا ہوں اور قوم کو ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ (کنز العمال جلد 7 صفحہ نمبر 95، سنن ابی داؤد و ترمذی)

دجال کے معنی ہوتے ہیں ملمع ساز، فریب کرنے والا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الکہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنے کے لیے امت کو ہدایت فرمائی ہے۔

سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات میں ان لوگوں کو ڈرایا گیا ہے جنہوں نے خدا کا بیٹا قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال سے مراد عیسائی قوم ہے۔ سورۃ الکہف کے آخری رکوع میں ان کی یہ صفت بیان ہوئی ہے کہ ان کے تمام تر کوششیں دنیا کی خاطر وقف ہیں اور اس کے ساتھ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

حدیث شریف میں اس کی یہ تشریح آئی ہے کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی بائیں آنکھ سیارہ کی طرح روشن ہوگی۔ اس سے مراد دین کی آنکھ سے محرومی اور دنیا کی آنکھ کا تیز ہونا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں دجال کے بارے میں یہ وضاحت فرماتے ہیں۔

”مسیح دجّال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔ سو اے بزرگو! دجّال معہود یہی ہے جو آچکا مگر تم نے اُسے شناخت نہیں کیا۔ ہاتھ میں ترازو لو اور وزن کر کے دیکھو کہ کیا ان سے بڑھ کر کوئی اور ایسا دجّال آنا ممکن ہے جو فریبوں میں ان سے زیادہ ہو۔ اس دجّال کے لئے جو تمہارے وہم میں ہے تم لوگ بار بار یہ حدیث پیش کرتے ہو کہ اس قدر اس کا بڑا فتنہ ہوگا کہ ستر ہزار مسلمان اس کا

معتقد ہوجائے گا۔لیکن اس جگہ تو لاکھوں آدمی دین اسلام کو چھوڑ گئے اور چھوڑتے جاتے ہیں تمہاری عورتیں، تمہارے بچے، تمہارے پیارے دوست، تمہارے بڑے بڑے بزرگوں اور ولیوں کی اولاد، تمہارے بڑے بڑے خاندانوں کے آدمی اس دجّالی مذہب میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔کیا یہ اسلام کے لئے سخت ماتم کی جگہ نہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ کس قدر ان لوگوں کے فتنوں نے دامن پھیلا رکھا ہے اور کس قدر ان لوگوں کی کوششیں انتہاء تک پہنچ گئی ہیں کیا کوئی ایسا بھی دقیقہ فریب اور مکر کا ہے جو انہوں نے رہزنی کے لئے استعمال نہیں کیا۔ کروڑ ہا کتابیں اسی غرض سے ملکوں میں پھیلائیں۔ ہزار ہا واعظ اور منادّ اسی غرض کے لئے جابجا چھوڑ دئے۔ کروڑ ہا روپیہ اسی راہ میں خرچ ہورہا ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مسیح موعود دجال کو قتل کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے غلط عقائد کی پرزور تردید کی۔ آپؑ نے عقلاً بھی اور انجیل سے بھی تثلیث کے عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ نیز آپؑ نے انجیل سے بھی اور تاریخ سے بھی ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ آپ نے تاریخی دلائل سے ثابت کیا کہ واقعہ صلیب کے بعد آپ ہجرت کر کے کشمیر تشریف لائے اور سری نگر محلہ خان یار میں آپ کی قبر بھی ثابت کردی۔

یاجوج ماجوج کے متعلق پیشگوئی:

قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا ذکر اس طرح آتا ہے۔ حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ وَہُمۡ مِّنۡ کُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ (الانبیاء: 97) یعنی یاجوج ماجوج کھولے جائیں گے اور وہ ہر پہاڑی اور ہر سمندر کی لہر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں اس طرح ذکر ہے۔ وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا ○ (الکہف: 100) یعنی اور قومیں ایک دوسرے کے خلاف اٹھیں گی اور اس وقت ایک صور پھونکا جائے گا جو ان سب کو جمع کرلے گا۔

ان آیات کی تشریح میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''تبلیغ ہدایت'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

''اب جاننا چاہئے کہ یاجوج و ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جیسا کہ بائبل میں بھی صراحت کے ساتھ ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔(کتاب حزقیل و مکاشفہ) اور علامات ماثورہ بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اور انگریزوں کے ساتھ شمالی امریکہ کے لوگ بھی شامل ہیں کیونکہ وہ دراصل انہی کا حصّہ ہیں۔ پہلے یہ قومیں کمزور حالت میں تھیں لیکن پھر خدا نے ان کو ترقی دی اور انہوں نے دنیا کے بیشتر حصّے کو گھیر لیا اور بہت طاقت پکڑ گئے اور ان کی یہ ساری ترقی موجودہ زمانہ میں ہوئی ہے پہلے یہ حالت نہ تھی اور ان کا اور دوسری قوموں کا ایک دوسرے کے خلاف اُٹھنا تو ایک بدیہی بات ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں اور نفخ فی الصّور سے مسیح موعود کی بعثت مراد ہے کیونکہ خدا کے مرسلین بھی ایک صُور یعنی بگل کی طرح ہوتے ہیں جن کے ذریعہ خدا دنیا میں اپنی آواز کو بلند کرتا ہے اور پھر ان کے ذریعہ لوگوں کو ایک نقطہ پر جمع کردیتا ہے۔''

(تبلیغِ ہدایت: صفحہ 85)

سورۃ الکہف میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے بعد اگلے رکوع میں یہ آیت آتی ہے۔ اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا (الکہف: 105) یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش اس ورلی زندگی میں ہی غائب ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔ لہٰذا یاجوج ماجوج کی بھی یہی صفت بتائی گئی ہے کہ ان کی تمام کوششیں دنیا کی خاطر وقف ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یاجوج ماجوج کے بارہ میں اپنی کتاب ''ایام الصلح'' میں یہ وضاحت فرماتے ہیں۔

''اَجِیْج آگ کو کہتے ہیں جس سے یاجوج ماجوج کا لفظ مشتق ہے اِس لئے جیسا کہ خدا نے مجھے سمجھایا ہے یاجوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں استاد

بلکہ اس کام کی موجد ہے۔ اوران ناموں میں یہ اشارہ ہے کہ اُن کے جہاز، اُن کی ریلیں، اُن کی کلیں آگ کے ذریعہ سے چلیں گی اور اُن کی لڑائیاں آگ کے ساتھ ہوں گی اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہوں گے اور اِسی وجہ سے وہ یاجوج ماجوج کہلائیں گے۔ سو وہ یورپ کی قومیں ہیں۔''

(ایام الصلح: روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 424)

اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں فرماتے ہیں۔

''ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں''

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد دو صفحہ 372)

''لیکچر سیالکوٹ'' میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر ہے اور اس نام کی یہ وجہ ہے کہ وہ اجیج سے یعنی آگ سے بہت کام لیں گی۔ اور زمین پر ان کا بہت غلبہ ہوجائے گا۔ اور ہر ایک بلندی کی مالک ہوجائیں گی۔ تب اسی زمانہ میں آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہوگا اور صلح اور آشتی کے دن ظاہر ہوں گے۔''

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 211)

سورۃ التکویر میں دورِ حاضر کا نقشہ:

قرآن مجید میں آخری زمانہ میں جس میں دجال نے ظاہر ہونا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لانا تھا اس کا واضح نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں ایسی زبردست ایجادات دنیا میں ہوں گی کہ ایک بڑا انقلاب دنیا میں رونما ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس انقلاب کو لانے میں برطانیہ، یورپ، روس اور امریکہ نے نمایاں حصہ لیا۔ سورۃ التکویر کی ابتداء میں اس زمانہ کی روحانی تاریکی کا ذکر ہے۔ پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ (التکویر:2) یعنی جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ قرآن مجید نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجاً مُّنِیۡرًا یعنی چمکتا ہوا سراج قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں میں کم ہوجائے گی۔

پھر فرمایا وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ (التکویر:3)

یعنی اور جب ستارے دھندلے ہوجائیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ بِاَیِّہِمۡ اقۡتَدَیۡتُمۡ اِہۡتَدَیۡتُمۡ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۲ حدیث ۶۰۱۸ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۱ء) یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ لہٰذا اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں صحابہ کی خوبیاں اور ان کے کمالات عمل کے لحاظ سے مٹ جائیں گے۔ صحابہ کے شاندار روایات مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل ہوجائیں گی۔ الغرض سورۃ التکویر کی ابتدائی دو آیات میں مسلمانوں کے روحانی تنزل کا ذکر ہے۔ حدیث شریف میں اس کی تشریح آئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے محض الفاظ باقی رہ جائیں گے (یعنی عمل جاتا رہے گا)۔ اُس زمانہ کے لوگوں کی مساجد تو بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُن سے ہی فتنہ پیدا ہوگا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔ مشکوٰۃ کتاب العلم)

1879ء میں مولانا حالی نے اس حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا تھا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس کے بعد کی آیات میں اس مادی انقلاب کا ذکر آتا ہے جو یاجوج ماجوج کی کارروائیوں کے نتیجے میں برپا ہوا۔

فرمایا وَاِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ (التکویر:4)

یعنی اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جب پہاڑ اپنی جگہ سے ہلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کو اڑا اڑا کر رستے بنائے جائیں گے۔ پہاڑوں کے نیچے ڈائنامیٹ رکھ دیتے ہیں اور وہ فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں بڑی کثرت سے پہاڑ اڑائے گئے ہیں اور رستے بنائے گئے ہیں۔

اسلامی اصطلاح میں پہاڑوں سے مراد بڑی عالمی طاقتیں بھی ہیں۔اس لحاظ سے پہاڑوں کے چلنے سے یہ مراد ہے کہ بڑی مادی طاقتیں،حکومتیں نہ صرف ابھریں گی بلکہ ان کا بہت اثر ورسوخ دنیا میں پھیلے گا اوران کے ماتحت ایک ملک کے بعد دوسرا ملک آ جائیں گے۔

اس کے بعد سورۃ التکویر میں آخری زمانہ کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ(التکویر:5)یعنی اس زمانہ میں دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی۔

اس میں اشارہ ہے کہ نئی قسم کی سواریاں نکل آئیں گی جس کی وجہ سے اونٹوں پر سفر کرنے کی ضرورت بہت کم ہو جائے گی۔دس مہینے کی گابھن اونٹنی اس لیے کہا کہ جب اونٹنی دس مہینے کی گابھن ہو تو اس کے بچے کے انتظار میں اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور تبھی اسے چھوڑا جاسکتا ہے جب اونٹ کی ضرورت باقی نہ رہے۔چنانچہ ریل،موٹر اور ہوائی جہاز نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔اس کی تائید میں یہ حدیث بھی ہے۔لَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ فَلَایُسۡعٰی عَلَیۡھَا(مسلم باب نزول عیسیٰ)یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور ان پر تیز سفر نہیں کیا جائے گا۔یہ پیشگوئی اس زمانہ میں اس صفائی کے ساتھ پوری ہو چکی ہے کہ کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ قرآن مجید کی آیت وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے کیونکہ لَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ والی حدیث صریح طور پر مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہے۔

حدیث شریف میں دجال کی ایک علامت یہ بیان ہوئی ہے کہ ”دجال ایک چمکدار گدھے پر سوار ہوگا اور وہ گدھا ایسا ہوگا کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر(70)باع کا فاصلہ ہوگا۔اس کے ماتھے پر چاند ہوگا۔سر پر دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔یہ گدھا دن رات چلے گا۔صبح وشام سواری کے لیے بلائے گا۔میلوں تک اس کی آواز جائے گی۔مہینوں کا سفر ہفتوں میں اور ہفتوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کرے گا۔چھ چھ کوس پر اس کا قدم پڑے گا اور لوگوں کو گھیر لے گا اور ان کو کھا جائے گا یعنی پیٹ میں رکھ لے گا۔وہ لوگوں کو سمندر پر ڈال دے گا۔وہ آگ اور پانی کو قید کر کے چلے گا۔“(کنز العمال)اس گدھے میں چراغ اور کھڑکیاں لگی ہوں گی۔

(مجمع بحار الانوار)

دجال کے گدھے کی جملہ علامات ریل گاڑی میں پائی جاتی ہیں۔ریل گاڑی میں دو کان یعنی دو آلات شنوائی ہیں کیونکہ کان سننے کا آلہ ہے۔ہر دو آلات(یعنی کانوں)میں 70 باع کا فاصلہ بھی ہے۔ایک کان ڈرائیور کے پاس ہے اور دوسرا گارڈ کے پاس۔ریل گاڑی کے ماتھے پر چاند یعنی Headlight ہوتی ہے۔سر پر دھواں ہوتا ہے۔یہ گاڑی دن رات چلتی ہے۔چھ چھ کوس پر اس کا قدم یعنی اسٹیشن ہوتا ہے۔ریل گاڑی لوگوں کو اپنے پیٹ میں رکھ لیتی ہے اور لوگوں کو سمندر پر بعض بندرگاہوں تک پہنچاتی ہے۔وہ آگ اور پانی کو قید کر کے چلتی ہے یعنی بھاپ سے (سٹیم سے)سوچو تو سہی 1400 سال پہلے لوگوں کو کیسے سمجھایا جا سکتا ہے کہ ریل گاڑی کیسی ہوگی۔جو کچھ حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے اس سے بہتر طریقہ سمجھ میں نہیں آتا۔ہر ریل گاڑی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوگئی ہے۔

(اس موضوع پر مزید تفصیل کے لیے دیکھیں مضمون دجال ویاجوج ماجوج کی حقیقت اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا انعامی چیلنج ازمکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز قادیان۔جو بدر 21، 28دسمبر 1990 مسیح موعودؑ نمبر میں شائع ہوا۔)

جس صدی میں ریل گاڑی ایجاد ہوئی اسی صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ریل گاڑی کی ایجاد برطانیہ میں ہوئی۔1825ء میں پہلی گاڑی پبلک کے استعمال میں آئی اور Stockton اور Darington کے درمیان برطانیہ میں چلی۔اس کے موجد George Stephenson تھے۔1830ء میں Liverpool اور Manchester کے درمیان چلی۔1836ء میں لندن میں ریل گاڑی شروع ہوئی۔ہندوستان کی سب سے پہلی ریل گاڑی 1853ء میں بمبئی سے

تھانہ تک چلی اور یہ 34 کلومیٹر کا فاصلہ سوا گھنٹے میں طے کیا۔ پھر اتنی ترقی ہوئی کہ 1910ء تک ہندوستان میں 32 ہزار میل کی لائن بن گئی۔

(New Encyclopedia Brittanica 1992 P 365)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک 14 صدیاں گزری ہیں۔ ریل گاڑی کا عین اس صدی میں آنا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صدی تھی، قابل توجہ ہے۔ کیونکہ کوئی علم خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر دنیا میں نہیں آتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔

’’اور منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے وہ دو نشان ہیں جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا۔ آسمان کا نشان خسوف کسوف ہے جو ٹھیک ٹھیک مطابق آیت کریمہ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامۃ:10) اور نیز دار قطنی کی حدیث کے موافق رمضان میں واقع ہوا اور زمین کا نشان وہ ہے جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:5) اشارہ کرتی ہے جس کی تصدیق میں مسلم میں یہ حدیث موجود ہے وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلَایُسْعٰی عَلَیْھَا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 194)

نیز اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔

’’جس شخص کو عرب کی پُرانی تاریخ سے کچھ واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اونٹ اہل عرب کا بہت پُرانا رفیق ہے اور عربی زبان میں ہزار کے قریب اونٹ کا نام ہے اور اونٹ سے اس قدر قدیم تعلقات اہل عرب کے پائے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں بیس ہزار کے قریب عربی زبان میں ایسا شعر ہوگا جس میں اونٹ کا ذکر ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ کسی پیشگوئی میں اونٹوں کے ایسے انقلابِ عظیم کا ذکر کرنا اس سے بڑھ کر اہل عرب کے دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے اور پیشگوئی کی عظمت اُن کی طبیعتوں میں بٹھانے کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ اِسی وجہ سے یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اُچھلنا چاہئے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجّال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اُس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکّہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلادِ شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے اُن سے الگ ہو جائے گا۔ سبحان اللہ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ قرآن شریف کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کے لئے یہ ایک ایسا نشان دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے کہ نہ توریت میں ایسی بزرگ اور کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 196 تا 197)

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اللھم صلی علی محمد وال محمد

اس کے بعد سورۃ التکویر میں آتا ہے۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التکویر:6)

یعنی اور جب وحشی اکٹھے کیے جائیں گے۔

اس آیت میں چڑیا گھر یعنی Zoo بنائے جانے کی پیشگوئی ہے۔ جس میں مختلف قسم کے وحشی جانوروں کو جمع کیا جاتا ہے۔ نئی سواریوں کے ذکر کے ساتھ چڑیا گھروں کے بنائے جانے کا یہ تعلق ہے کہ وحشی جانوروں کو ایک جگہ جمع کرنے کے لیے مناسب سواریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ پیشگوئی بھی ہمارے زمانہ میں واضح طور پر پوری ہو چکی ہے۔ پہلے زمانہ میں شاید ساری دنیا میں بھی کوئی مقام ایسا نہیں مل سکتا تھا جہاں اس طرح جانور اکٹھے کیے گئے ہوں۔ مگر اب شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جس میں چڑیا گھر نہ ہو۔ علاوہ ازیں عجائب گھروں میں یعنی Museums میں مردہ جانوروں کی کھالوں میں بھوسہ بھر بھر کر ان کو رکھا جاتا ہے تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ الغرض جس

طرح موجودہ زمانہ میں وحشی جانوروں کو زندہ یا مردہ اکٹھا کیا گیا ہے اس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ التکویر از حضرت مصلح موعودؓ)

اس کے بعد سورۃ التکویر ہی میں آتا ہے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (التکویر:7)

یعنی اور جب دریاؤں کو بہایا جائے گا یعنی جب دریاؤں کے پانیوں کو نکال کر دوسرے دریاؤں یا نہروں میں ملا دیا جائے گا۔

قرآن مجید میں دریاؤں کے ملائے جانے کا ذکر دوسری جگہ سورۃ الرحمٰن میں تفصیل سے اس طرح آتا ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (الرحمٰن:21،20)

یعنی اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے۔ سردست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس واقعہ کے ساتھ سورۃ الرحمٰن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب یہ دو (2) دریا ملائے جائیں گے تو اس میں پہاڑوں جیسے جہاز چلیں گے۔

یہ پیش گوئی نہر سویز (Suez Canal) کے بننے سے (1859ء۔1869ء) میں پوری ہو گئی تھی۔ یہ نہر بحر الاحمر اور بحر المتوسط (Mediterranean Sea) کو ملاتی ہے یہ 1869ء میں کھولی گئی۔

دوسری جگہ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (الفرقان:54)

یعنی اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو چلایا ہے جس میں سے ایک تو خوش ذائقہ میٹھا ہے اور دوسرا نمکین اور کڑوا ہے۔ اور اس (اللہ) نے ان دونوں کے درمیان ایک حد فاصل اور روک ڈالی ہوئی ہے (یعنی اس وقت وہ سمندر ایسے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو پرے رکھتے ہیں اور ملنے نہیں دیتے۔)

یہ دونوں سمندروں کے ملنے کی پیشگوئی نہر پنامہ (Panama Canal) کے بننے کے ذریعہ (1903ء۔ 1914ء کے دوران) پوری ہو گئی۔ یہ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) اور بحر الکاہل (Pacific Ocean) کو ملاتی ہے۔

ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 جنوری 1998ء کو اپنے درس القرآن میں یہ فرمایا تھا کہ نہر پانامہ وسطی امریکہ کے جنوب میں واقع کوسٹا ریکا (Coasta Rica) کے ایک علاقہ پانامہ سے گزرتی ہے۔ قرآن کریم کی آیات بعینہٖ اس جگہ کی نشاندہی کر رہی ہیں...... یاد رہے کہ بحر الکاہل یعنی Pacific Ocean کا پانی سب سمندروں سے مقابلۃً میٹھا ہے مگر یہ نشاندہی کافی نہیں۔

فرمایا ان دونوں کے درمیان بہت بڑی روک ہے مگر جب یہ Merge کر رہے ہوتے ہیں تو میٹھا اور کڑوا پانی مل رہا ہوتا ہے۔ دنیا کے سمندروں میں پانامہ کے سوا کوئی اور جگہ نہیں جہاں سمندر کے کڑوے پانی کو دوسرے سمندر سے ملنے سے پہلے میٹھا بنایا جاتا ہے۔ بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان 82 کلومیٹر کی برزخ تھی جسے نہر پنامہ کے ذریعہ ملا دیا گیا۔ اس کا آغاز 1881ء میں فرانسیسیوں نے کیا لیکن پھر چھوڑ دیا۔ 1889ء میں پھر شروع کی، پھر ناکامی ہوئی۔ 1903ء میں امریکہ نے یہ مہم اپنے ذمہ لی...... اور 1914ء میں اسے باقاعدہ کھول دیا۔ 1978ء تا 1999ء اس کے حقوق اقوام متحدہ کے پاس ہیں۔ (2000ء سے اسے پانامہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے: ناقل) اس میں خاص توجہ کے لائق اس کا میٹھا پانی ہے اور سمندر کو دوسرے سمندر سے ملنے کی اجازت نہیں جب تک وہ وہاں سے گزر کر میٹھا نہ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا اس آیت کا اطلاق سوائے پنامہ کے کسی اور پہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ میٹھا اور وہ کڑوا اور ان دونوں کے درمیان 82 کلومیٹر کی جدائی۔ اس کو کہتے ہیں شان نزول کہ مستقبل کی باتوں کو اس طرح بیان کرے کہ کوئی جھول نہ رہے۔

(منقول از الفضل انٹرنیشنل 12 فروری 1998ء)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 جون 2000ء صفحہ 9 تا 11)

غیروں میں رشتہ کرنے کے شدید نقصانات

(ایچ شمس الدین، قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰہَ وَلَاۤ اُشۡرِکَ بِہٖ ؕ اِلَیۡہِ اَدۡعُوۡا وَاِلَیۡہِ مَاٰبِ (الرعد:37)

یعنی تم کہو مجھے (تو) یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور (کسی کو) اس کا شریک نہ ٹھہراؤں۔ میں اس کی طرف (تم) کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میں (بھی) رجوع کرتا ہوں۔

آنحضور ﷺ نے دیندار عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ دین کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (آل عمران:20) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا: وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (آل عمران:86) اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

عصر حاضر کے نام نہاد اسلام سے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ (الانعام:160) یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ درگروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور خود آنحضور ﷺ نے بھی ایسے لوگوں سے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے: فَأُولٰئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ (مسند احمد) یعنی میری ہدایت اور سنت کو ترک کرنے والوں کا نہ مجھ میں کوئی حصہ ہے اور نہ ہی میں ان میں سے ہوں۔ ساتھ ہی نام نہاد موحد لوگوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَمَا یُؤۡمِنُ اَکۡثَرُہُمۡ بِاللّٰہِ اِلَّا وَہُمۡ مُّشۡرِکُوۡنَ (سورۃ یوسف:107) یعنی اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس طرح کہ وہ شرک کر رہے ہوتے ہیں۔

جب شادی بیاہ کے معاملہ میں مذکورہ رہنما اصول جو کہ خالق کائنات نے مقرر فرمائے ہیں، فوت ہو جاتے ہیں تو ایسے رشتے ایک موحد مسلمان کی زندگی کو اجیرن اور بے مقصد بنا دیتے ہیں۔ چونکہ اسلام کے نزدیک نکاح محض ازدواجی زندگی کے ظاہری ضروریات کو پورا کرنے کا ہی ذریعہ نہیں بلکہ اسلام اِس کو ایک مضبوط موحد معاشرہ کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ کبھی کسی قیمت پر بھی مشرک لوگوں سے شادی نہیں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَلَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَلَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَالۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ (سورۃ البقرۃ:222) یعنی اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن لونڈی، ایک (آزاد) مُشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے۔ اور مُشرک مَردوں سے (اپنی لڑکیوں کو) نہ بیاہا کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن غلام، ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اِذن سے (تمہیں) جنت کی طرف اور بخشش کی طرف بلا رہا ہے۔ اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

حضور ﷺ نے صحابہؓ کو عام نصیحت فرمائی کہ جب تمہارے زیر کفالت کسی مسلمان خاتون کا رشتہ کوئی ایسا شخص طلب کرے

جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس خاتون کو اس سے بیاہ دو، خواہ اس شخص میں کوئی نقص ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دین اور اخلاق والے) اس فقرہ کو تین دفعہ دہرایا۔

(سنن ترمذی کتاب النکاح، حدیث 1076)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری طرف کوئی ایسا شخص رشتہ بھیجے جس کے دین اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس رشتہ کو قبول کر لیا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

(ترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون دینہ)

ایک حقیقی مؤحد مرد یا عورت کے لئے اس وقت تک جنتی زندگی گزارنا ممکن ہی نہیں ہے جب تک اس کا جیون ساتھی بھی حقیقی مؤحد نہ ہو۔ اس سلسلہ میں مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ میں مومن لونڈی کو حُرَّہ مشرکہ سے اچھا ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ مومن کا تو صرف جسم ہی غلامی میں ہوتا ہے مگر حُرّہ مشرکہ کی رُوح شیطان کی غلامی میں ہوتی ہے۔ اور جسم کی غلامی رُوح کے مُقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ اِسی طرح حکم دیا کہ مومن عورتیں مشرکوں کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔

پھر فرماتا ہے کہ ہم نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ وہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں۔ یعنی جب مشرکہ عورت مسلمان کے گھر میں آئیگی۔ یا مسلمان عورت مشرک سے بیاہی جائیگی تو چونکہ میاں بیوی کے تعلقات کا ایک دوسرے پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کے یہ تعلقات انہیں دین سے منحرف کرنے والے ثابت ہوں گے۔ پس مشرک عورتوں یا مردوں سے تعلقات پیدا نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ تمہیں خدائے واحد سے منحرف کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح تمہیں جہنّم کی طرف لے جائیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنّت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ جنّت وہ جگہ ہے جہاں دلوں میں سے ہر قسم کا کینہ نکل جائیگا۔ مگر مشرک مرد اور مومن عورت یا مشرک عورت اور مومن مرد کبھی ایک نکتہ پر متحد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ توحید اور شرک دونوں میں بُعد المَشرِقَین ہے۔ اور جب ان میں مذہبی عقائد اور تمدّن اور تہذیب کے لحاظ سے اتحاد ہی نہیں ہو گا۔ تو اُن کی اہلی زندگی خوشگوار کس طرح ہو سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 500)

الغرض موجودہ زمانہ میں احمدی معاشرہ کو مضبوط مؤحد معاشرہ بنانے کیلئے ضروی ہے کہ وہ احمدیوں سے ہی شادی بیاہ کرے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب کئی لاکھ تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل اقارب کے بداثر اور بدنتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدر آباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدر آباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدر آباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدر آباد

✆:98490005318

تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیزگاری میں، خداترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناء خوان اور تابع ہیں۔ یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ اس میں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں۔ اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں یا اگر نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عزت عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جائے گی۔ جب تک اس کی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمر و قومیت بھیج دیں تا کہ وہ کتاب میں درج ہو جائے۔ مندرجہ ذیل نمونہ کا لحاظ رہے۔ نام دختر یا پسر، نام والد، نام شہر بقیہ محلہ و ضلع، عمر دختر یا پسر۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 50,51 مطبوعہ اپریل 1986ء)

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ جماعت احمدیہ میں بہرحال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کر رہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہرحال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اسی طرح ضروری ہے

129 واں جلسہ سالانہ قادیان۔ 2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔ آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے، خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں۔ نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 24دسمبر 2004ء)

سنو اب وقتِ توحیدِ اَتم ہے
سِتم اب مائلِ مُلکِ عدم ہے

جماعتِ احمدیہ میں رائج شادی کے بارے میں حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''غیروں کو جب ہم اپنی شادیوں پر بلاتے ہیں تو ان کی اکثریت جو ہے وہ ہماری شادی کے طریق کو پسند کرتی ہے کہ تلاوت کرتے ہیں، دعائیہ اشعار پڑھتے ہیں، دعا کرتے ہیں اور بچی کو رخصت کرتے ہیں۔ اور یہی طریق ہے جس سے اس جوڑے کے ہمیشہ پیار محبت سے رہنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی آئندہ نسل کے لئے اولاد کے لئے بھی نیک صالح ہونے کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لڑکی کی شادی کے وقت دعائیہ اشعار کے ساتھ خوشی کے اظہار کے لئے شریفانہ قسم کے دوسرے شعر بھی پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ ہر علاقے کے رسم و رواج کے مطابق جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انصار پسند کرتے ہیں تو یہ نہیں فرمایا کہ ضرور ہونا چاہئے بلکہ فرمایا کہ انصار پسند کرتے ہیں۔ یہ خاص خاص لوگ ہیں جو پسند ہیں اور اس میں کیونکہ کوئی شرک کا اور دین سے ہٹنے کا اور کسی بدعت کا پہلو نہیں تھا اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ اس طرح کرنا چاہئے کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہر ایک، ہر قبیلہ، ضرور دف بجایا کرے اور یہ ضروری ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اپنے رواج کے مطابق ایسے رواج جو دین میں خرابیاں پیدا کرنے والے نہ ہوں ان کے مطابق خوشی کا اظہار کر لیا کرو یہ ہلکی پھلکی تفریح بھی ہے اور اس کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔ لیکن ایسی حرکتیں جن سے شرک پھیلنے کا خطرہ ہو، دین میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو اس کی بہر حال اجازت نہیں دی جا سکتی۔ شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں اسلام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ۔لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے۔اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کے لئے ایک ایسے انسان کے لئے جو (مومن) ہونے کا دعویٰ کرتا ہے شادی نیکی پھیلانے، نیکیوں پر عمل کرنے اور نیک نسل چلانے کے لئے کرنی چاہئے۔ اور یہی بات شادی کرنے والے جوڑے کے والدین، عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ہونی چاہئے کہ یہ شادی ان مقاصد کے لئے ہے نہ کہ صرف نفسانی اغراض اور لہو ولعب کے لئے۔''

(خطبہ جمعہ:25نومبر 2005ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا ہدایت وارشادات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

★......★......★

افضالِ خداوندی (پرسنل ڈائری)

گزشتہ دنوں خاکسار کو مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب امیر ضلع پونچھ سے ملاقات کا موقع ملا۔ اسی دوران موصوف کی اجازت سے اُن کی پرسنل ڈائری پر نظر دوڑانے کی توفیق ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ موصوف نے ازخود بیعت کرنے کی سعادت پائی ہے۔ یہ میرے لئے حیرت کی بات تھی چونکہ اُن کے اخلاص کی وجہ سے ایک عرصہ سے مَیں گمان کرتا تھا کہ وہ پیدائشی احمدی ہیں۔

مَیں نے محسوس کیا ہے کہ اُن کی فطرت میں نیکی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں۔

’’مَیں نے 1966ء میں آٹھویں پاس کی۔ حساب میں سو فیصدی نمبرات تھے۔ حساب میں 100 نمبرات کے متعلق ایک واقعہ مجھے یاد ہے رات کو خواب میں سوالیہ پرچہ دیکھا، وہی پرچہ دوسرے روز امتحان میں تھا اور وہی سوال تھے۔ یہ پہلی سچی رویاء تھی۔‘‘

قبولِ احمدیت کی توفیق:

مکرم موصوف کو مؤرخہ 15 جون 1970ء میں محکمہ پولیس میں سپاہی کی نوکری ملی۔ اور 2010ء میں SI کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں ملازمت کے دوران ہی 1975ء میں

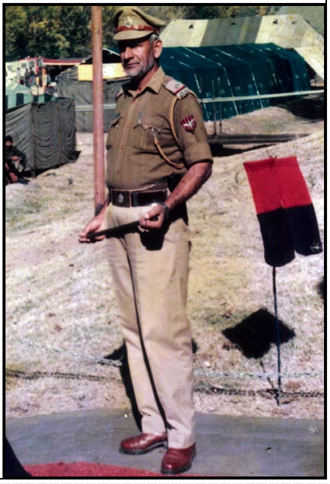

مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کے ذریعہ سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کا تعارف ہوا۔ جنہوں نے وفاتِ مسیح اور ظہور امام مہدی کے متعلق شکوک کا ازالہ فرمایا اور پھر اخبار بدر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے روح پرور خطبات جمعہ نے صداقت کی طرف میری راہنمائی کی۔ سال 1981ء میں ہیڈ کانسٹیبل پرموشن کیلئے پھلور پنجاب گیا تھا۔ کسی سے قادیان کا ایڈریس لے کر جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل کرنے کی درخواست پر مبنی چٹھی پانچ پیسے والے پوسٹ کارڈ پر لکھ دی۔ جس کا جواب بھی مجھے وہیں ٹریننگ کے دوران ہی مل گیا تھا۔ جب سال 1985ء میں خاکسار کو قادیان دارالامان کی زیارت کا موقعہ ملا تو بذات خود مشاہدہ کیا کہ یقیناً جماعتِ احمدیہ کا نظام نہایت منظم اور مؤثر ہے۔

ایک شخص پنجابی زباں ملا خُوش خُلق نیک سیرت شیریں زباں ملا
نام پوچھا حمید الدین، شمس بھی مشہور تھا
عمر چھوٹی بات میٹھی دِل گُل و گلزار تھا

خاکسار کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی انفرادی ملاقات اور فوٹو بنانے کا شرف ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مزار مبارک پر دُعا کی توفیق ملی۔

خلیفۃ المسیح الخامس کی دعا سے شفا:

سال 2010ء میں خاکسار کی ریٹائیرمنٹ ہوئی اس کے دو سال قبل ہی خاکسار اپنی یاداشت میں کمی محسوس کر رہا تھا اور بھول جاتا تھا۔ ادھر جماعت کی خدمت کی بجا آوری!! خاکسار بہت پریشان تھا اور دُعا کرتا اے اللہ ربّ العزت کیسے کام ہوگا۔ خاکسار کو چکر آنے شروع ہو گئے اور یوں محسوس ہونے لگا کہ آخری وقت قریب ہے۔ ایسی تشویشناک حالت تھی۔ ڈاکٹر کو چیک کروایا، دوائی لی اور حضرت امیر المؤمنین کی خدمت اقدس میں دُعا کی درخواست کی۔ اور دماغ کے ڈاکٹر کو چیک کروایا جس نے کچھ دوائیاں دیں جو خاکسار نے دو ماہ استعمال کیں تو آنکھوں

کی روشنی کم ہوگئی۔ڈاکٹر نے وہ دوائی بند کرواتے ہوئے کہا کہ آپ ہارٹ والے ڈاکٹر کو چیک کروائیں۔ چیک کروانے پر پتہ چلا کہ چکر ہارٹ کی وجہ سے تھے۔مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کا اعلیٰ نظارہ یہ دیکھا کہ جو بھول جانا اور یادداشت ختم ہونے کا عارضہ تھا وہ ختم ہوگیا اور شفاء ہوگئی۔ بچپن کے تمام حالات اور واقعات تر و تازہ ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یادداشت کو بڑھایا ہے جیسے اس دوائی کا کھانا صرف ایک بہانہ تھا۔ جب وہ دوائی چھوڑی تو آنکھوں کی بینائی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کردی۔

بڑی عمر میں قرآن کریم سیکھنا:

خاکسار نے قرآن کریم کی آخری چند سورتیں یاد کی تھیں مگر عربی کے قاعدہ کا کچھ پتہ نہ تھا۔سال 1975ء میں جب خاکسار کی شادی ہوئی تو اہلیہ قرآن کریم پڑھتی تو اہلیہ کو قرآن پڑھتے سنتا تو خاکسار کو شرم بھی آتی اور آنکھ سے آنسو جاری ہوتے۔ ابھی اس وقت بیعت نہیں کی تھی مگر قرآن سیکھنے کا جنون دل میں پیدا ہو گیا تھا۔ جب بیعت کی سعادت ملی، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو سیکھنے اور پڑھنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی توفیق دی کہ کبھی کبھی سال میں چار چار اور پانچ پانچ دور قرآن کیا جاتا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا پڑھنے کا شوق وجنون پیدا ہوا جس کی برکت سے ترجمہ سیکھنے اور پھر ملفوظات پڑھنے کی توفیق ملی۔ جب سے بیعت کی ہے اخبار بدر، درثمین، تفسیر کبیر، تفسیر صغیر اور ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پڑھنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ اللہ جل شانہ نے روحانی خزائن کے پڑھنے کا بہت موقع دیا۔ اور سب سے زیادہ عام فہم ترجمۃ القرآن حضرت میر محمد اسحٰقؓ کے کئی دور کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اس سے خاکسار کو ترجمہ سیکھنے میں بہت آسانی ہوئی۔ خاکسار ذاتی تجربہ سے گذارش کرتا ہے کہ قرآن کریم انسان کسی بھی عمر میں سیکھ سکتا ہے مگر وباللہ توفیق۔

والدہ صاحبہ کی ڈانٹ میں دعا:

مجھے موصوف کا یہ واقعہ بہت پسند آیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ والدہ نے کوئی تعلیم حاصل نہ کی تھی البتہ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ میں چھوٹا بچہ تھا اور مجھ سے کچھ غلطی سرزد ہوتی تو غصہ میں کہتے ''اللہ تجھے ہدایت دے تجھے، سیدھی راہ دکھائے''۔ اب جب بھی والدہ کے یہ کلمات منہ میں ہوتے تو میں سمجھ جاتا کہ والدہ صاحبہ غصہ میں ہیں۔ ایک دن والدہ سے پوچھا کہ آپ کو غصہ آتا ہے تو راہ دکھانے کی دُعا کرتی ہیں جبکہ دوسری مائیں اپنے بچوں کو تو بددُعا کے ساتھ مارتی بھی ہیں۔ والدہ صاحبہ نے کہا بیٹا میں تو نماز تہجد میں بھی آپ کے لیے دُعا کرتی ہوں کہ میرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ راہ مستقیم پر چلائے۔ یہ والدین کیلئے ایک سبق ہے۔

شہر پونچھ میں عظیم الشان کانفرنس:

1987ء میں ضلع پونچھ شہر میں جماعت کی ایک بہت بڑی کانفرنس ہوئی، جس میں صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی بنفس نفیس شریک ہوئے

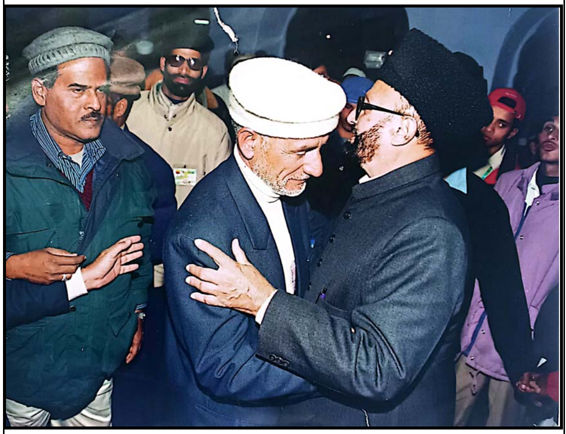

تھے۔ بہت بڑا جلسہ ہوا تھا۔ مرکز نے سارے انتظامات خاکسار کے سپرد کئے تھے۔ اس کانفرنس میں ضلع کے تمام اعلیٰ افسران، تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہان، مذہبی سکالرز کے علاوہ جناب غلام محمد میر صاحب ممبر آف پارلیمنٹ بھی حاضر ہوئے تھے۔

مکرم موصوف نے اپنے بچوں کی ہدایت کیلئے قبولِ احمدیت، سچی خوابیں نیز خلافتِ احمدیہ سے وابستگی، قادیان دارالامان سے محبت، واقفین اندگی کے ادب واحترام سے متعلق کئی ایمان افروز واقعات اپنی اس ڈائری میں قلم بند کیا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رکھے۔ آمین

(مدیر)

سوسال قبل اکتوبر 1924ء

مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد

(19/ اکتوبر 1924ء)

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے ایک جماعتی وفد کے ساتھ یورپ کا دورہ کیا۔ جس کا مقصد ویمبلے کانفرنس میں شرکت کرنا اور مسجد لندن کا افتتاح کرنا بھی شامل تھا۔ ضروری انتظامات کے بعد 19/ اکتوبر 1924ء کا دن سنگِ بنیاد کے لئے مقرر کیا گیا۔ حضورؓ نے 4 بجے شام ایک بہت بڑے مجمع میں ''مسجد فضل'' (63 میلروز روڈ۔ لندن) کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب پر تلاوت قرآن پاک کے بعد سب سے پہلے (متعینہ) امام مسجد لندن حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب دردؓ نے خوش آمدید کا مختصر ایڈریس پڑھا۔ جس کے بعد تمام حاضرین مقامِ بنیاد کی طرف گئے۔ جہاں پہلے حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے تلاوت فرمائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انگریزی زبان میں ایک مضمون پڑھا جس میں مسجد کی غرض و غایت پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''پیشتر اس کے کہ مَیں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں میں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے بنائی جاتی ہے تا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور لوگ مذہب کی طرف (جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں) متوجہ ہوں اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے جو اس کے منتظم انتظام کیلئے مقرر کریں اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخلّ نہ ہوں جو اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اس مسجد کو بناتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ رواداری کی روح جو اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا کی جاوے گی، دنیا سے فتنہ و فساد دُور کرنے اور امن و امان کے قیام میں بہت مدد دے گی اور وہ دن جلد آ جائیں گے کہ لوگ جنگ و جدال کو ترک کر کے محبت اور پیار سے آپس میں رہیں گے۔''

اس مضمون کے بعد جس کا حاضرین پر ایک گہرا اثر تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بنیادی پتھر رکھا جس پر انگریزی میں ایک مضمون درج تھا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الانعام:123) میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کیلئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے آج 20/ ربیع الاول 1343ھ کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ اس کیلئے اس مسجد کو نیکی، تقویٰ، انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز و نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کیلئے روحانی سورج کا کام دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔''

(تواریخ مسجد فضل لندن صفحہ 50۔ مرتبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

''تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

اخبارِ مجالس

مساعی مجلس انصاراللہ ائراپورم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ ائراپورم کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/17500 روپے دے کرمدد کی گئی ہے اور مؤرخہ 22 ستمبر کو اڑھائی ہزارروپے خرچ کر کے 25 بھوکوں کوکھانا کھلایا گیاہے۔اسی روزتربیتی اجلاس بھی منعقدکرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ

(محی الدین،زعیم مجلس انصاراللہ ائراپورم)

مساعی مجلس انصاراللہ آلپی:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ آلپی کی طرف سے ضرورتمندوں کو-/10000 روپے دے کرمدد کی گئی ہے اورایک ہزارروپے خرچ کر کے 10 بھوکوں کوکھانا کھلایا گیاہے۔اس ماہ تربیتی اجلاس بھی منعقدکرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ آلپی،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کوزی کوڈ:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کوزی کوڈ کی طرف سے ضرورتمندوں کو-/3500 روپے دے کرمدد کی گئی ہےاورمؤرخہ 15 ستمبر کوتربیتی اجلاس بھی منعقدکرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کوزی کوڈ،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ چنگاترا:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ چنگاترا کی طرف سے غریب مریضوں کوعلاج کیلئے مبلغ -/500روپے دے کرمدد کی گئی ہےاور مؤرخہ 16 ستمبر کوتربیتی اجلاس بھی منعقدکرنے کی توفیق ملی۔اس ماہ دواجتماعی وقارعمل کئے گئے۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ چنگاترا،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ اڈاپال:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ اڈاپال کی طرف سے غریب مریضوں کوعلاج کیلئے مبلغ -/250روپے دے کرمدد کی گئی ہےاورضرورتمندوں کومبلغ-/650فراہم کئے گئے۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ اڈاپال،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ ارناکلم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ ارناکلم کی طرف سے غریب مریضوں کوعلاج کیلئے مبلغ -/600روپے دے کرمدد کی گئی ہےاور 6 بھوکوں کوکھانا کھلایا گیا۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ ارناکلم،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کڈالائی:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کڈالائی کی طرف سے غریب مریضوں کوعلاج کیلئے مبلغ -/200روپے دے کرمدد کی گئی ہےاورضرورتمندوں کومبلغ -/500فراہم کئے گئے۔مؤرخہ 19 ستمبر کوتربیتی اجلاس منعقدکرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کڈالائی،کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کاکناڈ:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کاکناڈ کی طرف سے

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

”یادرکھوہدایت تواُن کوہوتی ہے
جوتعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جوتدبیرنہیں کرتے“

(ملفوظات جلد1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیراحمدصاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضاصاحب مرحوم
وفیملی

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور،کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ -/1600 روپے دے کر مدد کی گئی ہے اور 12 بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کاکناڈ، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کنورسٹی:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کنورسٹی کی طرف سے بعد نماز فجر تعلیم القرآن کے کلاسز لگائی گئیں۔ مقامی مربی سلسلہ پڑھاتے ہیں۔ اوسطاً روزانہ سات انصار کلاسز میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ ترتیل القرآن کلاس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اسی طرح خطبہ جمعہ کا کوئز پر مشتمل گوگل فارمز تمام انصار کو پُر کرنے کیلئے بھجوائے گئے۔ مؤرخہ 8 ستمبر کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اٹھارہ انصار شامل ہوئے۔ اسی طرح ٹویٹر کیمپین کے بارے میں آئی ٹی ماہر مکرم ایس وی محمد اکبر صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے احسن طریق پر حاضر انصار کو ٹریننگ دی کہ کس طرح جماعتی پیغام پر مشتمل ٹویٹ بھجواتے ہیں۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کنورسٹی، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/3500 روپے دے کر مدد کی گئی ہے۔ مؤرخہ 11 ستمبر کو تربیتی اجلاس بھی منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں تقریباً بیس (20) انصار حاضر ہوئے۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کنورٹاؤن، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کرولائی:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کرولائی کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/5000 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ غریب مریضوں کو علاج کیلئے -/7000 روپے فراہم کئے گئے۔ مؤرخہ 15 ستمبر کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں اکیس (21) انصار حاضر ہوئے اور اسی روز یوم تبلیغ بھی منایا گیا۔ جس میں گیارہ انصار شامل ہوئے۔ مؤرخہ 29 ستمبر کو تربیتی اجلاس بھی منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں تقریباً چونتیس (34) انصار حاضر ہوئے۔ ہر جمعہ کے روز وقار عمل کیا گیا۔ آن لائن اردو کلاس میں بھی اراکین انصاراللہ نے شرکت کی ہے۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کرولائی، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کوچی:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کوچی کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/2000 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے -/1500 روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ سات دن تعلیم القرآن کلاسز بھی لگائی گئیں۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کوچی، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کوڈیاتھور:

مؤرخہ 30 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اکیس (21) انصار شامل ہوئے۔ ماہِ ستمبر 2024ء میں تیرہ (13) انصار نے نفلی روزہ رکھنے کی سعادت پائی۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ کوڈیاتھور، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کوڈنگلور:

مؤرخہ 18 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں چار (4) انصار شامل ہوئے۔ ماہِ ستمبر 2024ء میں تین (3)

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

انصار نے نفلی روزہ رکھنے کی سعادت پائی۔ الحمدللہ
(زعیم مجلس انصاراللہ کوڈنگلور، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کوڈاوایور:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کوڈاوایور کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/2500 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ 20 بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ الحمدللہ
(زعیم مجلس انصاراللہ کوڈاوایور، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کولم:

مجلس انصاراللہ کولم کی طرف سے 29 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ماہِ ستمبر 2024ء میں دو ضرورتمندوں کی مالی امداد کی گئی اور دو غریب لوگوں کو علاج معالجہ کیلئے بھی رقم دی گئی۔ پانچ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ الحمدللہ۔
(زعیم مجلس انصاراللہ کولم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ منجیری:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ منجیری کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/1230 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے -/1500 روپے فراہم کئے گئے۔ الحمدللہ۔ (زعیم مجلس انصاراللہ منجیری، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ منجیشور:

مؤرخہ 29 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آٹھ انصار شریک ہوئے۔ ماہِ ستمبر میں مجلس انصاراللہ منجیشور کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/1500 روپے دے کر مدد کی گئی۔ الحمدللہ۔ (زعیم مجلس انصاراللہ منجیشور، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ منارکاڈ:

مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دس انصار شریک ہوئے۔ ماہِ ستمبر میں مجلس انصاراللہ منارکاڈ کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/5000 روپے دے کر مدد کی گئی۔ یکم تا سات ستمبر ہفتہ مال بھی منایا گیا۔ الحمدللہ۔
(زعیم مجلس انصاراللہ منارکاڈ، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ ماتھوٹم:

مؤرخہ 18 اگست 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں 29 انصار شریک ہوئے۔ ماہِ اگست میں مجلس انصاراللہ ماتھوٹم کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/10000 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے مبلغ -/3000 روپے بھی دیئے گئے۔ الحمدللہ۔
(زعیم مجلس انصاراللہ ماتھوٹم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ موگرال:

مؤرخہ 28 ستمبر 2024ء کو تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں 16 انصار شریک ہوئے۔ ماہِ ستمبر میں مجلس انصاراللہ موگرال کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/200 روپے دے کر مدد کی گئی جبکہ غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے مبلغ -/200 روپے بھی دئے گئے۔ الحمدللہ۔ (زعیم مجلس انصاراللہ موگرال، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ موواٹوپوزہ:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ موواٹوپوزہ کی طرف سے ضرورتمندوں کو -/6500 روپے دے کر مدد کی گئی۔
(زعیم مجلس انصاراللہ موواٹوپوزہ، کیرالہ)

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

"کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

مساعی مجلس انصاراللہ پالکاڈ:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ پالکاڈ کی طرف سے ضرورتمندوں کو-/7900روپے دے کرمدد کی گئی۔

(زعیم مجلس انصاراللہ پالکاڈ، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ پلی پورم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ پلی پورم کی طرف سے آٹھ یوم تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں،جن میں نو(9) انصار حاضر ہوتے رہے۔ضرورتمندوں کومبلغ-/8400روپے دے کر مدد کی گئی ہے۔اورغریب مریضوں کوعلاج معالجہ کیلئے -/250 روپے دئے گئے۔6بھوکےلوگوں کوکھانا کھلایا گیا۔

(زعیم مجلس انصاراللہ پلی پورم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ پتہ پریم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ پتہ پریم کی طرف سے دس یوم تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں،جن میں بیس انصار حاضر ہوتے رہے۔ضرورتمندوں کو-/1000روپے دے کرمدد کی گئی ہے۔اورغریب مریضوں کوعلاج معالجہ کیلئے -/3000 روپے دئے گئے ہیں۔دو بھوکےلوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔یکم تا سات ستمبر ہفتہ مال منعقدکرنے کی توفیق ملی۔

(زعیم مجلس انصاراللہ پتہ پریم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ پرنتھل منا:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ پرنتھل منا کی طرف سے ضرورتمندوں کو-/800روپے دئے گئے۔پندرہ زیرتبلیغ افراد کو انفرادی تبلیغ کی گئی اور150 سے زائد لیف لیٹ تقسیم کئے گئے۔

(زعیم مجلس انصاراللہ پرنتھل منا، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ پتھورمڈم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ پتھورمڈم کی طرف سے غریب مریضوں کوعلاج معالجہ کیلئے -/8600روپے پیش کر کے مدد کی گئی۔مؤرخہ 29 ستمبرکوتربیتی اجلاس منعقدکرنے کی توفیق ملی۔جس میں اٹھارہ(18)انصار حاضر ہوئے۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ پتھورمڈم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم کی طرف سے ضرورتمندوں کومبلغ -/30740روپے دے کرمدد کی گئی۔اورغریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے -/2000روپے دئے گئے۔(زعیم مجلس انصاراللہ ٹریوینڈرم، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ تریوزم کنو:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ تریوزم کنو کی طرف سے 3 ضرورتمندوں کی مالی امداد کی گئی اور پانچ غریب مریضوں کوعلاج معالجہ کیلئے نقدرقم پہنچائی گئی۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ تریوزم کنو، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ وٹاکرا:

مؤرخہ 13 ستمبر 2024ءکومجلس انصاراللہ وٹاکرا کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقدکیا گیا۔اسی طرح ضرورتمندوں کو -/160روپے دے کرمالی امداد کی گئی اورغریب مریضوں کوعلاج معالجہ کیلئے-/275روپے نقدرقم پہنچائی گئی۔

(زعیم مجلس انصاراللہ وٹارکرا، کیرالہ)

مساعی مجلس انصاراللہ چنئی:

مؤرخہ 29 ستمبر 2024ءکومجلس انصاراللہ چنئی کی طرف سے

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعودعلیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔جس میں کل پندرہ انصار شامل ہوئے۔ گیارہ یوم تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں۔اسی طرح 25 بھوکے لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔

(فضل الرحمٰن فضل، زعیم مجلس انصاراللہ چنئی تمل ناڈو)

مساعی مجلس انصاراللہ کوئمبتور:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ کوئمبتور کی طرف سے ضرورتمندوں کو مبلغ -/10,000 روپئے دے کر مدد کی گئی۔اور غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے -/10000 روپئے دئے گئے۔جبکہ 22 ستمبر 2024ء کو اعلیٰ پیمانے پر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ہے۔ پانچ روز تعلیم القرآن کلاسز منعقد ہوئے۔

(زعیم مجلس انصاراللہ کوئمبتور، تمل ناڈو)

مساعی مجلس انصاراللہ میلاپالیم:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ میلاپالیم (تمل ناڈو) کی طرف سے ضرورتمندوں کو مبلغ -/7700 روپئے دے کر مدد کی گئی۔اور غریب مریضوں کو علاج معالجہ کیلئے -/4000 روپئے دئے گئے۔جبکہ 29 ستمبر 2024ء کو وسیع پیمانے پر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ہے۔جس میں انیس انصار شامل ہوئے۔گیارہ بھوکے لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔

(صدیق عبدالقادر، زعیم مجلس انصاراللہ میلاپالیم تمل ناڈو)

مساعی مجلس انصاراللہ سولور:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ سولور کی طرف سے ضرورتمندوں کو مبلغ -/6000 روپئے دے کر مدد کی گئی ہے۔جبکہ 29 ستمبر 2024ء کو ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ہے۔

(محمد عادل، زعیم مجلس انصاراللہ سولور، تمل ناڈو)

مساعی مجلس انصاراللہ ترویور:

ماہِ ستمبر 2024ء میں مجلس انصاراللہ ترویور کی طرف سے ضرورتمندوں کو مبلغ -/100 روپئے اور غریب مریضوں کو علاج کیلئے -/200 روپئے دئے گئے۔جبکہ 29 ستمبر 2024ء کو ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ (محمد یوسف زعیم مجلس انصاراللہ ترویور، تمل ناڈو)

دعائے مغفرت

مکرم شمیم احمد خان صاحب آف سندبراری مؤرخہ **30 ستمبر 2024ء** کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔(ناظم مجلس انصاراللہ ضلع اننت ناگ، جموں کشمیر)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ والسّلَام

DAR FRUIT COMPANY KULGAM :: طالبِ دُعا

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233